

ہفت روزہ

30/6

# خدا مالدین

لاہور

بمکلا  
میں شہزادہ خیرت محمد علی  
شیراز اور وارڈ لاہور

۱۹ ذوالقعدہ ۱۳۰۲ھ

۱۴ اگست ۱۹۸۲ء

یہ از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

طبع و اشاعت



# احادیث الرسول

صلی اللہ علیہ وسلم

انتظار حسین سعد قادری

☆ قرضدار کو مہلت دینا  
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عرش  
کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرمائیں گے

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يُنَجِّيَهُ  
اللَّهُ مِنْ كَرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
فَلْيَنْفَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضْمَ  
عَنْهُ - (رواہ مسلم)

حضرت ابوقتادہ سے روایت  
ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس  
شخص کو یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ  
قیامت کی سختیوں سے اس کو محفوظ  
رکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ  
تنگ دست کو مہلت دے۔ یا  
اپنا فرض معاف کر دے۔ (مسلم)  
حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے  
ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص لوگوں  
سے لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا  
اور اپنے کارندے سے کہہ رہا

تھا کہ جب تو کسی تنگ دست کے  
پاس جاتے تو اس سے درگزر کر  
شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر  
(گناہ) معاف فرمائے۔ چنانچہ (مرنے)  
کے بعد جب اللہ تعالیٰ سے ملا تو  
اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ معاف  
کر دیے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعود بدری سے  
روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
کہ تم سے پہلے حضرات میں ایک  
شخص کا اس کے مرنے کے بعد  
حساب لیا گیا۔ اس کی کوئی نیکی نہ  
ملی۔ صرف اتنی بات تھی کہ وہ  
لوگوں سے تجارتی میل جول رکھتا  
تھا اور خود مالدار تھا اور اپنے  
غلاموں کو اس نے حکم دے رکھا  
تھا کہ تنگ دست قرضدار سے  
درگزر کرنا (چنانچہ) اللہ رب العزت  
نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس کے  
ساتھ ایسا معاملہ کرنے کے زیادہ  
ستحق ہیں (چنانچہ فرشتوں سے فرمایا)  
کہ اس شخص سے درگزر کر دو (مسلم)  
حضرت حذیفہ سے روایت ہے  
بیان کرتے ہیں کہ ایک بندہ جس

کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا  
تھا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر  
کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس  
سے فرمایا دنیا میں تو نے کیا  
عمل کئے۔ فرمایا۔ چونکہ بندے اللہ  
تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں  
سکتے (لہذا) اس نے (صاف صاف)  
عرض کیا اے میرے رب! تو نے  
اپنے پاس سے جو مال دیا تھا یہی  
لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور  
درگزر کرنا میری عادت تھی جو  
مالدار ہوتا اس سے نرمی کرتا اور  
جو تنگ دست ہوتا اس کو معاف کر  
دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہی  
ایسا کرنے کا تجھ سے زیادہ مستحق  
ہوں۔ میرے بندہ سے درگزر کرو  
یہ حدیث سن کر حضرت عقبہ بن  
عامر اور حضرت ابوسعود انصاری  
کہنے لگے کہ ہم نے بھی حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم کے دین مبارک سے  
اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم)  
حضرت ابو ہریرہ سے روایت  
ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے  
تنگ دست کو مہلت دی یا اس کے

## نقطہ نظر

### حج سیمینار کے نام پر

گذشتہ دنوں لاہور کے ایک ہوٹل میں قومی حج  
سیمینار کے عنوان سے مختلف سیاسی راہ نمائوں اور معزز  
حضرات کا ایک اجتماع ہوا جس میں بظاہر حسین شریفین  
میں حجاج کو درپیش مشکلات اور حج کی ادائیگی میں مبینہ  
رکاوٹوں کے حوالہ سے گفتگو کی گئی لیکن سیمینار کی آخری  
نشست کے اعلانات اور قراردادوں کی جو تفصیل سامنے  
آئی ہے اس نے یہ راز طشت از بام کر دیا کہ اس  
سیمینار کا انعقاد حج کے مقدس فریضہ یا حجاج کرام کو  
درپیش مشکلات کا حل تلاش کرنے کے لئے نہیں  
بلکہ حسین شریفین کے بارے میں بعض مخصوص ذریعہ  
گروہوں کے تعصبات کے اظہار اور مکہ مکرمہ اور مدینہ  
منورہ جیسے مقدس شہروں کو فرقہ وارانہ کشیدگی کی آماجگاہ  
بنانے کی منظم بین الاقوامی کوششوں کو آگے بڑھانے  
کے لئے کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سیمینار میں منظور کردہ بعض  
قراردادوں کی تلخی اور ترشی کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا  
ہے کہ سیمینار میں ترکیب بعض راہ نما بھی ان قراردادوں سے  
لا تعلق کا اظہار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

حسین شریفین کی خدمت و انتظام ایک عرصہ سے  
سعودی حکومت کے حوالہ ہے اور سعودی حکومت کے فقہی  
مسئلے اختلافات اور بعض انتظامی شکایات کے باوجود  
ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سعودی حکمران مناسب طور پر حسین  
شریفین کی خدمت و انتظام کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا مالدین

جلد ۳۰  
شمارہ ۶

رئیس ادارہ

حضرت مولانا عبد اللہ انصاری

مجلس ادارت

مولانا محمد اجمل قادری  
عبدالرشید انصاری  
ظہیر میرا پڈوکیٹ  
انتظار حسین سعد قادری

بدلی اشتراک

نکاح : ۲/- روپے

پاکستان میں ذریعہ : ڈاک  
سالانہ ۵۲- نمبر ۸۰/- روپے  
ششماہی ۲۶- نمبر ۴۵/- روپے





ہو رہے ہیں۔

مگر پاکستان اور بیرون پاکستان

کے کچھ مذہبی عناصر جہتیں عالم

عرب میں سعودی حکومت کے سیاسی

مخالفین کی پشت پناہی اور تعاون

حاصل ہے۔ کچھ عرصہ سے حرمین

شریفین کے انتظام و انصرام کے

حوالے سے سعودی حکومت کے

خلاف مسلسل پروپیگنڈا اور محاذ آرائی

میں مصروف ہیں اور یہ مطالبہ کر

رہے ہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ

کو کھلا شہر قرار دے کر ان کا

انتظام مسلم ممالک کے خاندوں کی

کونسل کے حوالہ کر دیا جاتے اور

ان مقدس شہروں میں بھی وہ تنازع

محافل منعقد کرنے کی اجازت دی

جاتے جو پاکستان میں فرقہ وارانہ

تنازعات اور کشیدگی کا مستقل عنوان

بنی ہوئی ہیں اور یوں محسوس ہوتا

ہے کہ مذکورہ قومی حج سیمینار بھی

اسی مہم کا ایک حصہ ہے۔

ہم سعودی حکومت کی وکالت

نہیں کر رہے اور خود ہمیں بھی

اس ضمن میں سعودی حکومت کی

متعدد پالیسیوں سے اختلاف ہے

لیکن اس کے باوجود ہم مکہ مکرمہ

اور مدینہ منورہ کو کھلا شہر قرار

دینے کے مطالبہ کی حمایت کے لئے

تیار نہیں ہیں۔

اولا اس لئے کہ اس مطالبہ

کا پس منظر سیاسی ہے اور اس کے

ڈانڈے اس عالمی لابی سے ملتے

ہیں جو سعودی دشمنی کے عنوان سے

عالم عرب اور عالم اسلام میں سر

سے دینی قوتوں ہی کی نفی کرنے

پر تلی ہوئی ہے۔

ثانیاً اس لئے کہ ہم اپنے

معاشرہ میں فرقہ وارانہ کش مکش اور

گروہی تنازعات کی شدت اور اس

کے نتائج و عواقب کو اپنی آنکھوں

سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اسے

کش مکش اور کشیدگی سے لادینی

قوتیں جس ہوشیاری کے ساتھ فائدہ

اٹھا رہی ہیں وہ بھی ہمارے سامنے

ہے۔ اس لئے ہم ایک لحظہ کے

لئے بھی یہ بات برداشت نہیں

کر سکتے کہ حرمین شریفین بھی ہمارا

طرح فرقہ وارانہ کشیدگی اور گروہی

جنگ کا اکھاڑہ بنے۔

ثالثاً اس لئے کہ فرقہ وارانہ

جھگڑوں کے ستارے ہوئے اور گروہی

کشیدگی سے اگتائے ہوئے مسلمانوں

کو حرمین شریفین میں ہی ایک ایسا

ماحول ملتا ہے جہاں وہ کسی قسم

کے جھگڑے اور تنازعہ کے بغیر

اپنے اپنے طریقہ کے مطابق عبادت

کرتے ہیں اور انتہائی سکون و

اطمینان کے ساتھ اپنے مالک کی

بندگی کرتے ہیں اور مکہ مکرمہ اور

مدینہ منورہ کو کھلے شہر قرار دیتے

کا مطلب اس کے سوا اور کچھ

نہیں کہ مسلمانوں کو عبادت کے

اس سکون سے بھی محروم کر کے

حرمین شریفین میں فرقہ وارانہ جنگ

جدل کا بازار گرم کر دیا جائے۔

بنا بریں ہم مذکورہ قومی

حج سیمینار کی قراردادوں اور

اعلانات کی شدید مخالفت کرتے

ہوئے انہیں حرمین شریفین کے

تقدس اور عالم اسلام کی وحدت

کی وحدت کے منافی قرار دیتے ہیں

اور تمام مکاتب فکر کے سنجیدہ

راہ نمائوں سے اپیل کرتے ہیں کہ

وہ ایسے عناصر کی سرگرمیوں کی

موصلہ شکنی اور ہر ایسی مہم کی

مذمت کریں جس کا نتیجہ قوم کو

کسی بھی سطح پر فرقہ وارانہ تنازعا

میں الجھا کر لادین عناصر کے پختہ

مضبوط کرنا ہو۔

## سید ریاض الحسن گیلانی پر قاتلانہ حملہ

سید ریاض الحسن گیلانی

سپریم کورٹ کے سینئر وکیل ہیں۔

اور دینی مقدمات کی پیروی میں ہمیشہ

پیش پیش رہتے ہیں۔ حال ہی

میں انہوں نے وفاقی شرعی عدالت

میں قادیانیوں کے بارے میں صدارتی

آرڈی نٹس کے خلاف رٹ کی

سماعت کے دوران حکومت کے

وکیل کی حیثیت سے اہل اسلام

کے موقف کی خوبی کے ساتھ

ترجانی کی ہے۔ یہ رٹ قادیانیوں

(باقی ۱۸ پر)

## مجلس ذکر

# اپنی کمزوریاں دور کریں

پیر طریقت حضرت مولانا عبد اللہ انور دامت برکاتہم

محترم حضرات! ایک طویل

حدیث ہے جس کے راوی حضرت

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں

لوگوں کے حلقہ کے پاس سے گزرے

تو ان سے پوچھا کہ یہاں کیوں بیٹھے

ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم

یہاں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے

ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا: مجھے سچ بتاؤ کہ واقعی

یہاں بیٹھنے سے تمہارا یہی مقصد ہے؟

انہوں نے کہا: بخدا واقعی ہم اسی

لئے بیٹھے ہیں اور اس کے سوا

ہمارا کوئی مقصد نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے

کسی شک کی وجہ سے تمہیں قسم

نہیں دلائی بلکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ و آہلہ وسلم کے ایک عمل

مبارک کو دہرایا ہے۔ ایک دن

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے

صحابہ علیہم السلام کے ایک حلقہ

کے پاس سے گزرے تو ان سے

پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا

ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم

اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں، اور

جو کچھ یاد کرتے ہیں۔ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا واقعی تمہیں میرے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں، اور

ہدایت کی توفیق دینے پر اس کا

شکر ادا کر رہے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و آہلہ وسلم نے فرمایا: کیا واقعی تمہیں

اس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انہوں

نے جواب دیا: جی ہاں، بخدا اس کے

علاوہ ہمارا کوئی مقصد نہیں۔ نبی اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آہلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: میں نے کسی شک کی وجہ

سے تمہیں قسم نہیں دلائی۔ بلکہ ابھی میرے

پاس جبریل علیہ السلام تشریف لاتے اور

بتلایا کہ تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں

پر فخر کر رہے ہیں؟

یہ طویل روایت امیر المؤمنین

فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک

رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل فرمائی ہے۔

اور اس سے ذکر الہی کی فضیلت ثابت

ہوتی ہے۔

ذکر کے متعلق اکثر و بیشتر

بیان ہوتا رہتا ہے اس سے بڑھ

کر نہ سعادت کی کوئی بات ہے نہ

فضیلت کی۔

ایک حدیث میں ہے۔ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ

سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر

(باقی ۱۸ پر)

میرے عزیز دوستو اور بزرگو!

ذکر الہی کی ان برکات سے محرومی اس

وقت ہوتی ہے جب اس کے

آداب کا لحاظ و خیال نہ کیا جائے

اور جب خالص اعتقاد اور توجہ

کے ساتھ اس کی یاد ہو چاہے وہ

تلاوت قرآن کی شکل میں ہو، کلمہ

طیبہ کی شکل میں ہو، درود و استغفار

کی شکل میں ہو۔ اس کی برکات بہر حال

سامنے آتی ہیں۔ قرآن خدا کا سب

سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر



## خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : ادارہ

## حیات مبارکہ کے آخری غزوات

○ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ ○

بعد از خطبہ مسنونہ :-

اعوذ باللہ من الشیطن  
الرجیم : بسم اللہ الرحمن  
الرحیم :-  
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ  
(الانبیاء)

مقام حضرت و معزز خواتین !  
آج کی صحبت میں غزوات نبوی کے  
ضمن میں آخری گفتگو ہوگی اور حیات  
مبارکہ کے آخری غزوات کا ذکر ہوگا۔  
غزوات نبوی کی تعداد کہیں  
زیادہ ہے لیکن چونکہ ہمارا مقصد  
صرف قرآن عزیز کی روشنی میں  
سیرت مقدسہ کے مختلف گوشوں کا  
ذکر مقصود تھا اس لئے اس قدر  
اختصار سے کام لیا گیا۔

## غزوہ خیبر

حدیبیہ کے بعد یہ واقعہ پیش  
آیا۔ اہل سیرت نے اس کی تاریخ  
محرم صفر ۶۲۵ھ مطابق مئی جون  
۶۲۵ء لکھی ہے اور اس کا تعلق  
یہود سے ہے۔ مدینہ منورہ کے شمال

میں شام کی جانب قریباً ۲۰۰ میل کے  
فاصلے پر یہ بستی واقع ہے یہاں یہود  
کے کئی مستحکم قلعے تھے۔ مدینہ سے یہ  
لوگ نکالے گئے تو یہاں بس گئے۔  
ان کے جرائم کا سلسلہ لاتناہی تھا۔  
اس لئے نادیب ضروری تھی۔ سرکار  
دعالم صل اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ  
و سلم خود اپنی قیادت میں لشکر لے  
کر گئے۔ کئی دن کے محاصرہ کے بعد  
سارے قلعے فتح ہو گئے اور مسلمانوں  
کو بہ کثرت مال غنیمت حاصل ہوا۔  
قرآن کریم میں اشاراتی زبان  
میں اس غزوہ کے متعلق گفتگو ہے  
منافقین کی فطرت کے ہمیشہ نظر ان  
کے متعلق پیشگوئی کا سورہ الفتح میں  
ذکر ہے :-

” (یہ پیچھے رہ جانے والے )

منافقین عنقریب جب تم  
غفینیتیں لینے چلو گے تو کہیں گے  
کہ ہم کو بھی اجازت دو ہم  
تمہارے ساتھ ہو لیں۔“

اور وہ مسلمان جن کا تعلق  
مدینہ منورہ سے تھا ان پر اللہ تعالیٰ

نے جو کرم کیا اس کا ذکر فرمایا گیا۔  
”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں  
میں اطمینان پیدا کر دیا۔ اور  
انہیں قریب ہی ایک فتح  
دے دی۔ اور انہیں ایسی  
غفینیتیں بھی بخشیں یہ لوگ  
لے رہے ہیں اور اللہ بڑا  
زبردست حکمت والا ہے۔“  
(الفتح)

قرآن عزیز کی ایک اور  
آیت بھی بطور پیشین گوئی اسی غزوہ  
سے متعلق ہے :-

”اللہ تعالیٰ نے تم سے  
بہترین غفینیتوں کا وعدہ کیا  
ہے کہ تم انہیں لوگے سو  
سر دست یہ فتح تمہارے  
دے دی ہے۔“ (الفتح)

سیرت ابن ہشام میں اس  
کی تفصیلات موجود ہیں اور سروریم  
میور نے ”لائٹ آف محمد“ میں لکھا ہے  
کہ اس سے قبل کسی جنگ میں مسلمانوں  
کو اس کثیر مقدار میں مال غنیمت نہیں  
ملا تھا۔

## غزوہ اُفتح

غزوات نبوی کے ضمن میں  
”فتح مکہ“ کا ذکر بھی آتا ہے۔  
بنیادی معنوں میں اسے غزوہ کہنا  
صحیح نہیں کہ باقاعدہ جنگ کی نوبت  
نہیں آئی لیکن اس کی اہمیت کا  
معاملہ ایسا ہے کہ گویا اب تک  
جو ہوا سب اسی مقصد سے۔ صلح  
حدیبیہ جس کا ذکر ہو چکا اس کا  
زمانہ فتح مکہ سے دو سال قبل کا  
ہے۔ یقین کے طور پر قرآن نے  
اسی وقت کہہ دیا تھا ”اے پیغمبر!  
ہم نے آپ کو ایک فتح دے دی  
کھلی ہوئی فتح۔“

سب لوگ متفق ہیں کہ اس  
غرض نبوی کا تعلق فتح مکہ سے ہے۔  
اہل عرب اب جوق در جوق ایمان  
لا رہے تھے اور قبائل پر قبائل  
داخل اسلام ہو رہے تھے۔ قرآن مجید  
نے کتنے بلیغ انداز میں فرمایا :-

”جب آگئی اللہ کی مدد اور  
فتح اور آپ نے لوگوں کو  
دیکھ لیا کہ فوج کے فوج  
اللہ کے دین میں داخل ہو  
رہے ہیں۔“ (النصر)

یہ صورت تو فتح مکہ کے بعد  
ہوتی لیکن خود فتح کا معاملہ ایسا تھا  
کہ رسول اُمّی علیہ السلام ۱۰ ہزار  
جانشینوں کے ساتھ مدینہ سے نکلے  
اگ اگ ہمیشہ تھے۔ ہر ایک کا

مستقل پرچم تھا۔ خدا والے گردنیں  
جھکاتے چلے جا رہے تھے لیکن  
اللہ تعالیٰ کا کرم ایسا ہوا کہ اہل  
کفر کے مرکز مکہ معظمہ میں نہ خون کی  
ندی بہی نہ قتل و مقتلہ ہوا۔ چپ  
چاپتے اللہ تعالیٰ نے فتح بخش دی  
سورہ الفتح میں ہے :-

”اور اللہ وہی ہے جس نے  
روک دئے ان کے ہاتھ تم  
سے اور تمہارے ہاتھ ان سے  
شر مکہ میں بعد اس کے کہ  
تم کو اس نے اس پر فتح  
کر دیا تھا۔“

اسی موقع پر حضور نبی اکرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم نے  
اس عفو عام کا اظہار فرمایا جس کی  
مثال کائنات میں نہیں ملتی۔ اسی  
موقع پر کعبہ بنوں سے ص - ۱ - ۲ -

## غزوہ حنین

مکہ کی فتح کے معاً بعد یہ  
غزوہ پیش آیا اس کا نام صراحت  
کے ساتھ قرآن مجید میں موجود ہے۔  
حنین دراصل ایک وادی کا نام ہے  
جو شہر طائف سے ۳۰ - ۴۰ میل  
شمال مشرق میں جبل اوطاس میں واقعہ  
ہے۔ یہاں عرب کا مشہور قبیلہ ہوازن  
رہتا تھا اور تیراندازی میں اس قبیلہ  
کا جواب نہ تھا۔ انہوں نے مکہ کی  
فتح کی خبر سن کر یہ سوچ کر کہ اب  
ہمارا کیا بنے گا از خود ہی جنگ

کی تیاری شروع کر دی اس تیاری  
میں ایک دوسرا قبیلہ بنو ثقیف بھی  
شریک ہو گیا۔ حضور علیہ السلام کو  
اطلاع ملی تو آپ نے آگے بڑھ کر  
مقابلہ کرنا چاہا۔ حنین کے مقام پر  
فریقین کا اجتماع ہوا۔ ۱۰ ہزار کی  
تعداد تو حضور علیہ السلام کے  
ساتھ تھی ہی دو ہزار کی جو نہ مسلم  
تھے شریک محض ہو گئے بعض حضرات نے  
لکھا ہے کہ ایسے بھی آدمی ان میں  
تھے جو اپنے سابقہ عقیدے پر قائم  
تھے۔ اتنی بڑی جمعیت کے پیش نظر  
مسلمانوں کو ذرا سا ناز ہوا تو حالات  
بدل گئے خدا کو یہ بات پسند نہ آئی۔  
دشمن کے تیراندازوں کا مقابلہ مشکل  
ہو گیا۔ سب لڑے پاؤں بھاگے جنوں  
علیہ السلام اپنی سواری پر ڈٹے رہے  
اور فرماتے رہے :-

انا للہی لا کذب - انا

ابن عبد المطلب -

چند حضرات ساتھ رہ گئے آخر  
سب کو واپس بلایا گیا اور مسلمانوں  
جہم کر پڑے۔ اور اللہ تعالیٰ نے  
امداد دی۔ وقت طور پر پریشانی  
کا جو ماحول پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ  
نے یہ جلا دیا کہ اصل امداد اللہ  
تعالیٰ کی ہے۔ قوت و طاقت کسی  
میں کچھ نہیں رکھا۔ قرآن پر  
غور کریں۔

”اور اللہ نے یقیناً بہت  
سے موقعوں پر تمہاری نصرت



# انڈہ حلال ہے

گذشتہ کچھ عرصہ سے چند ناماقبت اندیش لوگوں نے دبی گفتگو کو مذاقے بنا رکھا ہے۔ یہ بیماری رفتہ رفتہ علمی حلقوں تک جا پہنچی ہے اور حلال چیزوں کے متعلق بھی عوام کو شبہات میں مبتلا کر کے پریشان کیا جاتا ہے۔ ایسا ہی ایک مسئلہ انڈے کے حلت کا بھی ہے۔ ممتاز عالم حضرت مولانا زرولی خان صاحب نے اپنے محققانہ انداز میں اس پر قلم اٹھایا ہے۔

نا انسانی ہے۔ وہ لوگ جو لاکھوں احادیث

کے حفاظ میں فرما دینا کہ مجھے نہیں ملی بھی خود علماء کے نزدیک قطعی طور

پر نہ ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ احتمال ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تلاش محیط

نہ ہو اس سلسلے میں اصول حدیث کے تمام کتب اس کے شاہد عدل ہیں۔

اہل علم حضرات تو ملا علی قاری کی مشہور کتاب "المصنوع" پر فخر تحقیق

شیخ عبدالفتاح ابو ندہ مدظلہ کا مقدمہ دیکھ کر سمجھ لیں گے دیگر حضرات علماء

معقول کا یہ اصول یاد رکھیں کہ عدم علم الشیء لیس بدلیل

وجود الشیء یعنی کسی چیز کے بارے میں نہ جانتا یہ دلیل اس بات کی ہرگز

نہیں کہ وہ بالکل نہیں۔ ۳۔ جب علماء راستین اور حفاظ

وقت اس بات کے مدعی نہیں تو کسی طبیب یا حکیم یا اور مطالعہ کا عیادہ

ہرگز اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ

کی رو سے جائز نہیں۔

تو قارئین حضرات کے دلوں میں وسوس پیدا ہونے کا اندیشہ ہوا۔

اس لئے یہ چند گذارشات انڈے کے حلال اور استعمال ہونے کے

بارے میں ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ العزیز ارباب علم کے لئے سامان اطلاع اور

وسوس میں مبتلا حضرات کے لئے باعث تسلی ثابت ہوں گی۔ اس سلسلے

میں چند بنیادی باتیں سمجھ لی جائیں۔ ۱۔ کسی چیز کے ثابت ہونے کے

لئے قرآن کریم احادیث صحیحہ اور تعامل امت کافی ہے، طب گو ایک اسلامی

فن اور مستحسن کمال ہے تاہم شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مسائل کا اثبات

یا نفی اس فن پر ہرگز موقوف نہیں۔ ۲۔ کسی شخص کا بھی یہ کہنا کہ مجھے

تلاش کرنے کے باوجود یہ چیز نہیں ملی اس لئے یہ موجود ہی نہیں حدود و

کی نادانی ہے اور علم کی دنیا کے ساتھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انڈہ قطعاً حلال اور اسلامی

و طبق روایات سے ثابت حقیقت ہے۔

اس سلسلے میں کچھ لوگوں نے اپنے دیرینہ آقاؤں کی تقلید میں شوشے

اڑانے شروع کئے ہیں جو کہ انڈے کو ناجائز الاستعمال تصور کئے ہوئے ہیں۔

ہم نے اس سے قبل بھی بعض دوستوں سے زبانی یہ سنا تھا کہ اس وقت

بعض طبیب یا حکیم اس کو ناجائز سمجھتے ہیں مگر ہم نے اس کو غیر ضروری سمجھ کر

توجہ نہ دی۔ کیونکہ احادیث کا ایک ذخیرہ، امت کا تامل اور اسلامی روایات

کے دفاتر انڈے کے حلال اور قابل استعمال ہونے کے لئے موجود ہیں۔

تاہم اب جبکہ "جنگ" کے اسلامی صفحے پر محترمی و مکرمی مولانا محمد رفیع

لہیائی نووی کے نام سوال اور اس میں طولانی طرز اور بڑی ڈھٹائی کے ساتھ

یہ تاثر دیا گیا کہ انڈہ شریعت اسلامیہ

پڑ چکے (یعنی جنگ سے جی چرا کر) (التوبہ)

ان تمام واقعات کے باوجود ۲۰ ہزار بلا نوشان محبت ساتھ نکلے

دو ماہ توک میں قیام رہا مسیکی دشمن سامنے نہ آیا بعض مخلص حضرات

بوجہ نہ چل سکے ان پر سخت عقاب ہوا لیکن بعد میں سب کو معافی

مل گئی۔ ارشاد ہے :- "اللہ نے پیغمبر کے حال پر

توبہ فرمائی اور مہاجرین و انصار کے حال پر بھی۔

جنہوں نے تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا۔

اس کے بعد کہ ایک گروہ ان میں سے متزلزل ہو چلا تھا پھر

اللہ نے ان کے حال پر بھی توبہ فرمائی اور بلاشبہ وہ بڑا شفیق اور

مہربان ہے۔" (التوبہ)

تین حضرات کی توبہ کا فقرہ بطور خاص اس غزوہ سے متعلق ہے

جنہیں ۵۰ دن سوشل بائیکاٹ سے دوچار ہونا پڑا اسی سورۃ میں اختصار

سے اور حدیث میں تفصیل سے ان کا ذکر ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ

نے اہل اسلام کو کامیابی بخشی۔ سب غلصہ کو پروانہ رضا و خوشنودی ملا۔

اور یوں سیرت رسولؐ کا یہ باب مکمل ہو گیا۔ اللہ صلی علی

محمد و علی آل محمد۔ ان سب غزوات میں

(باقی ۱۱)

کمپ تھا جو مدینہ سے شام کی طرف ۱۲ منزل پر تھا۔ اتفاق کی

بات یہ ہے کہ اس سال گرمی سخت تھی۔ فصل کا زمانہ، مقابلہ متمدن اور

باقاعدہ فوج سے۔ اور بے سرو سامانی کا یہ عالم کہ کئی کئی سوار

ایک اونٹ میں شریک تھے اور فی یوم ایک کھجور پر قناعت تھی۔ ایسے

حالات میں اچھے اچھے جی مار جاتے ہیں لیکن صحابہ پر قربان، چندہ کی

باری آئی تو جناب صدیق رضی سارا اثاثہ، جناب فاروق رضی نصف اثاثہ

اور جناب عثمانؓ نے ۹ سواونٹ ۵۰ گھوڑے اور ایک ہزار نقد اشرافیہ

پیش کر دی (رضی اللہ عنہم) اور بھی سب نے خدمت کی۔ رہ گئے منافقین

تو قرآن کہتا ہے :- "یہ بولے گرمی میں نہ نکلو

آپ کہہ دیجئے دوزخ کی آگ اس سے سخت ہے

اے کاش یہ سمجھ لیتے" (التوبہ)

بعض نے یہ حذر کر دیا کہ ہم رومیوں کی سرزمین پر جا کر

انہی کے فتنوں کا شکار ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ نے یہ حذر نقل کر کے

اس پر شدید نکتہ چینی کی ارشاد ہے، "ان میں بعض وہ ہیں جو

کہتے ہیں مجھے اجازت دے دیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں۔

ارے یہ تو خود ہی فتنہ میں

کی ہے اور جنہی کے دن بھی، جبکہ تم کو اپنی کثرت تعداد پر

غزوہ ہو گیا تھا تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر

زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی۔ پھر تم پیٹھ دے کر

بھاگ کھڑے ہوئے، اس کے بعد اللہ نے اپنی طرف سے

اپنے رسول اور مومنین پر تسلی نازل فرمائی اور اس نے ایسے

شکر اتارے جنہیں تم نہ دیکھ سکے۔ اللہ نے کافروں کو عذاب

میں پکڑا اور یہی بدلہ ہے کافروں کے لئے۔" (التوبہ)

یہ غزوہ شوال ۳۱ھ مطابق جنوری ۳۳ھ میں پیش آیا اور اس

میں مسلمانوں کو بے پناہ مال غنیمت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

## غزوہ تبوک

حیات مبارکہ کا بالکل آخری غزوہ تبوک ہے اور اس کی خصوصیت

یہ ہے کہ اس کا تعلق نہ قبائل عرب سے تھا نہ یہود سے بلکہ اس کا

تعلق آل عثمان سے تھا جو اس وقت کی ایک سپر حکومت روم

کی ریاست تھی۔ مسلمانوں کو اطلاع تھی کہ رومی بادشاہ کے حکم سے ۲۰ ہزار

کا لشکر بڑھ رہا ہے آپؐ نے تیاری کر کے خود پیش قدمی فرمائی۔ لشکر اسلام

کی تعداد ۲۰ ہزار تھی۔ تبوک اس کا



وہ اپنی کم علمی کو کسی چیز کے نہ ہونے کی دلیل دکھا دے۔

۴۔ امور متفق علیہ جیسے کہ انڈے کا حلال ہونا ایک واضح اور جہانی پہچانی شے ہے اس میں کسی غیر عالم کو ایسا نظریہ قائم کرنا اور اس کی اشاعت کرنا یا عنت مصیبت ہے اور الذی یوسوس فی صدور الناس کے ترجمہ میں داخل ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس وقت بہت سارے لوگ ان امراض میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو وسوس خناس سے محفوظ فرمائے۔ ذیل ہم نہایت اختصار کے ساتھ احادیث معتبرہ اور خود طب اسلامی کے چند حوالہ جات اور علماء حق کے ارشادات نقل کرتے ہیں جو انڈے کے حلال اور قابل استعمال ہونے کے دلائل ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جو جمعہ کے دن نہا کر جمعہ کی نماز کے لئے اول وقت میں چلے گویا اس نے اللہ کے راستے میں ایک اونٹ صدقہ کر دیا اور جو اس کے بعد جائے گویا اس نے ایک گائے صدقہ کر دی۔ اور جو اس کے بعد جائے گویا اس نے ایک دنبہ یا بکرا صدقہ کر دیا اور جو اس کے بعد جائے گویا اس نے ایک مرغی صدقہ کر دی اور جو اس کے بعد جائے گویا اس نے انڈا صدقہ کر دیا اور پھر جب خطبہ شروع ہو جائے تو فرشتے

لکھنا بند کر کے خطبہ سننے لگتے ہیں۔ (صحیح البخاری جلد ۱ ص ۱۲)

اس حدیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے لئے آنے کے فضائل پانچ طرح بیان کئے ہیں اور خلاصہ مراتب کے فرق کے ساتھ یہی ہے کہ یہ تمام چیزیں حلال اور کھانے کے قابل ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ایسی چیز کے بارے میں نہیں فرما سکتے جس میں شرعاً یا طباً کسی قسم کے ناجائز ہونے کا اندیشہ ہو یہ حدیث تقریباً احادیث کی تمام کتب میں اسانید مختلفہ کے ساتھ موجود ہے۔ مندرجہ ذیل کتب میں یہ حدیث دیھی جاسکتی ہے۔

مسلم شریف جلد ۱ ص ۲۸، سنن دارمی جلد ۱ ص ۲۸، کنز العمال جلد ۱ ص ۵۴، ترمذی جلد ۱ ص ۱۱، مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۱، مفہام جلد ۱ ص ۲۵۲، فقہ السنۃ جلد ۱ ص ۲۹۹، فتح الباری جلد ۱ ص ۳۵، معارف السنن جلد ۱ ص ۳۳۹۔

شرح حدیث کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں صدقے کی اعلیٰ اور ادنیٰ چیزیں بیان فرمائی ہیں گویا اسلام میں جیسا کہ اونٹ، گائے، بکری، دنبہ، اور مرغی وغیرہ حلال ہیں۔ بالکل اسی طرح انڈا حلال اور قابل استعمال ہے بلکہ حقیقت میں سابقہ چار چیزوں کو پانچویں چیز یعنی کی حلت کے دلائل میں بھی سمجھا جاسکتا ہے جیسا کہ احادیث

کے شناساؤں کا مزاج ہے صحیح البخاری کے مشہور شارح علامہ بدر الدین عینی الحنفی لکھتے ہیں۔ ان المراد من التقرب التصدیق ویجوز التصدیق بالدلجۃ وانبیئۃ۔ ترجمہ: بے شک تقرب سے مراد صدقہ کرنا ہے اور صدقہ مرغی اور انڈے دونوں کا جائز ہے۔

(عمدة القاری جلد ۲ ص ۱۲۱) اس کے علاوہ احادیث کی تمام کتابوں میں یہی واقعہ جس میں انڈے کو بطور تصدیق کے ذکر کیا ہے مذکور ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انڈا بغیر کسی شک و شبہ کے حلال جائز اور قابل استعمال ہے، حدیث میں آتا ہے کہ ایک پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے قلت اولاد کی شکایت کی

فامر لہ بالکی البیض تو اللہ تعالیٰ نے انڈا کھانے کا کہا، ملاحظہ ہو السلاکی المصنوعة جلد ۱ ص ۲۳۲، ۲۳۳، علامہ سیوطی۔ الطب النبوی ص ۲۲۳، علامہ ذہبی کی، نیز الطب النبوی ص ۲۲۳، علامہ ابن قیم جوزیہ کی۔ علامہ ذہبی، امام ابو حاتم رازی البزرعہ رازی بھی اس روایت کی صحت کے قائل ہیں۔ ملاحظہ ہو میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۲۶، علامہ سیوطی نے تو یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یہ پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام تھے ملاحظہ ہو الآلای ص ۲۳، طب اسلامی کی مشہور کتاب القانون میں اس کی متعدد خاصیتیں لکھی ہیں چند ضروری

اور اہم خاصیتیں درج ذیل ہیں: اس کے علاوہ مزید تفصیلات اور اتفاق فی سبیل اللہ بھی معاملات میں مسلمان ڈھیلے ہیں۔ اس ڈھیلے میں کہ جب تک دور نہیں کیا جاتے گا موجدہ پریشانیوں دور نہ ہوں گی۔ آئیں عہد فرمائیں کہ ہم اپنی کمزوریاں دور کریں گے اور اللہ سے معافی مانگ کر اپنی اصلاح کا فکر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ انڈے کی حلت امت مسلمہ میں ہمیشہ اتفاق رہی کبھی اس میں اختلاف نہیں رہا سب سے پہلے ایک ڈیپٹ میں ایک حکیم صاحب کا مضمون شائع ہوا۔ جس میں انڈے کی حلت کو زیر بحث لایا گیا تب سے یہ بحث شروع ہوئی۔ میرے محترم دوست مولانا محمد زرولی صاحب نے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کر مسئلہ کو واضح کر دیا۔ فجزاھم اللہ خیر الجزار مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ ولی حسن (مفتی اعظم پاکستان)

بقیہ: مجلس ذکر ذکر ہے جسے قرآن میں جگہ جگہ ذکر کے عنوان سے یاد کیا گیا۔ یہ اتنی بابرکت کتاب ہے کہ بغیر سمجھے اس کو پڑھا جائے تو بھی اجر و ثواب نصیب ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ مجاہد بھی تھے فاکر بھی، اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے بھی۔ اب ذکر، جہاد

اس کے علاوہ مزید تفصیلات اور اتفاق فی سبیل اللہ بھی معاملات میں مسلمان ڈھیلے ہیں۔ اس ڈھیلے میں کہ جب تک دور نہیں کیا جاتے گا موجدہ پریشانیوں دور نہ ہوں گی۔ آئیں عہد فرمائیں کہ ہم اپنی کمزوریاں دور کریں گے اور اللہ سے معافی مانگ کر اپنی اصلاح کا فکر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: خطبہ جمعہ مسلمانوں کے اعتماد علی اللہ، ایشارہ قربانی اور دین پر فدا ہونے کے جذبات کا اندازہ ہوتا ہے، یہی اصل سرمایہ تھا۔ جس کی اب بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی توفیق دے دے۔ تو سبحان اللہ۔

بقیہ: عورتوں کے مسائل مسیح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو یعنی پٹی کھولنے سے تکلیف نہ ہوتی ہو تو پٹی پر مسیح کرنا درست نہیں بلکہ پٹی کھول کر مسیح کرے۔

مسئلہ: ہاتھ اور پیر کی انگلیوں پر ناخن پالش اگر لگی ہوئی ہے تو اس حالت میں نہ وضو ہوگا اور نہ ہی غسل ہوگا عورتوں کو ناخن پالش وغیرہ لگانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔



# یودہ اگست

## یومِ آزادی

سید امین گیلانی

آج کے دن ہم کو آزادی ملی بیشک ضرور لیکن اتنی بات اپنے ذہن میں رکھیں ضرور  
 بن سوئمبر کے کبھی شہزادیاں ملتی نہیں امتحاں جب تک نہ ہو آزادیاں ملتی نہیں  
 میں نہیں کہتا! اگر زحمت کبھی کر لیں جناب! خود بھی پڑھ سکتے ہیں اک انگریز ہنڈر کی کتاب  
 سن اٹھارہ سو ستاون کو چلا تھا قافلہ وہ سفر کرتا رہا طے، مرحلہ در مرحلہ  
 اپنی آزادی کی خاطر ہر بلا سہتا رہا حریت کے راستے کی ہر سزا سہتا رہا  
 قافلہ چلتا رہا، چلتا رہا، چلتا رہا خون سے اُن کے چراغ حریت جلتا رہا  
 گردنیں کٹوائیں، گھر لٹوائے، فاقے سہتے شہرتنگ اُن پر ہوتے تو جنگلوں میں رہ لے  
 کون سا تھا ظلم جو اُن پر نہیں ڈھایا گیا سولیوں پر اُن کو چوراہوں میں لٹکایا گیا  
 سینکڑوں ہی ننھی مٹی جانیں تڑپاتی گئیں بیسیاں ننگے بدن بازار میں لائی گئیں  
 کون سی آفت تھی جو اُن پر نہیں ڈھائی گئی عالموں کو کھال خنزیریوں کی پہنائی گئی  
 ظلم انگریزوں کے میں تم سے کروں کیا کیا بیاں ظالموں نے کاٹ دیں کاریگروں کی انگلیاں

کیا سناؤں تم کو میں جو رستم کی داستان کر دیا آباد اسیروں سے جزیرہ انڈیا سے  
 پڑھ کے ظلم اُن کے دہل جاتے ہیں انسانوں کے دل رازا گلوں نے کو رکھتے برف کی سینے پر سل

غوطہ دیتے تھے سمند میں بڑے بورھوں کو عام پوچھتے تھے اس طرح اُن سے وہ ہماروں کے نام  
 پھر کیا جو ظلم ہندو نے وہ تم ہو باخشب عصمتیں کوٹیں، بہایا نوح اجاڑے بام و در

قائد اعظم کی محنت کو بالاخر مچپل لگا تم کو پاکستان نامی خطہ ارضی ملا  
 تم سمجھتے ہو آسانی سے ہمیں آزادی ملی اصل میں یہ اُن کی قربانی سے آزادی ملی

تم کو منزل کا نشان دے کر ہوئے وہ بے نشان تم نے منزل پا کے سب قربانیاں کی رائیگاں  
 سوچ تو تم نے بھر کیسے کئے سینتیس سال باضمیر و پوچھ لو اپنے دلوں سے اپنا حال

ہو کے تم آزاد چہرہ دستیاں کرنے لگے دو ٹکے کیا مل گئے خرمستیاں کرنے لگے  
 ملک توڑا بھائی نے بھائی کو کاٹا بے دریغ آہ! شہ رگ بھائی کی بھائی نے رکھی زیرِ تیغ

محض عہدوں کیلئے پیچاں و گرداں اب بھی ہو کیسیوں کے واسطے دشت و گریباں اب بھی ہو

کام کرنے کی کہاں بس دام کی دھن ہے تمہیں خاک محنت ہو سکے آرام کی دھن ہے تمہیں  
 اپنے کرتوتوں پر تم کو شرم آنی چاہئے ڈوب مرنے کو اتنی اشکوں کا پانی چاہئے

● جو شخص خدا کے ساتھ دوستی کرتا ہے اس کا دل خدا کے شوق سے پڑھ جاتا ہے۔ یعنی سراپا شوق بن جاتا ہے اور وہ ماسوی اللہ سے مطلق منہ پھیر لیتا ہے اور من کل الوجہ فانی فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے سب فکر اندیشے مل کر ایک اندیشہ ہو جاتا ہے۔ (نصائح غوث اعظم)







درجہ جیدی اور ۱۱ طلبہ درجہ مقبول میں کامیاب ۶۳ طلبہ راسب (ناکام) اور ۸۲ طلبہ غیر حاضر رہے۔  
 دارالعلوم کراچی کے محمد جمیل رول نمبر ۱۱۶، اول، دارالعلوم فیض آباد کے بشیر احمد رول نمبر ۲۵، دوم اور دارالعلوم کراچی کے محمد یونس رول نمبر ۱۳۳ سوم آئے۔

محمد انور شاہ غفرلہ

ثانویہ خاصہ کے درجہ ممتاز میں کامیاب طلبہ۔  
**ممتاز** : ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

جید جدا

۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

جید

۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

مقبول

۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے ثانویہ عامہ (میٹرک) کے نتائج کا اعلان کر دیا۔  
 وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحقہ مدارس میں سے ۱۰۶ مدارس کے ۱۰ طلبہ کا سالانہ امتحان برائے سال ۸۳ء وفاق کے تحت منعقد ہونے۔ ان میں سے ۵ طلبہ درجہ ممتاز میں ۱۳۵ طلبہ جید جدا میں ۱۳۶ طلبہ

درجہ جیدی اور ۱۱ طلبہ درجہ مقبول میں کامیاب ہوئے۔  
 ۹۹ طلبہ ناکام اور ۱۳۳ طلبہ غیر حاضر رہے۔ ۳۰ طلبہ کا نتیجہ روک دیا گیا۔  
 جامعہ خیر المدارس ملتان کے اعجاز احمد رول نمبر ۱۶، اول، جامعہ فاروقیہ کراچی کے محمد زبیر رول نمبر ۶۷، دوم اور جامعہ حلیمیہ درہ پیزو ضلع بنوں کے عبداللہ رول نمبر ۱۲، سوم آئے۔  
 محمد انور شاہ غفرلہ

ثانویہ عامہ کے درجہ ممتاز میں کامیاب طلبہ

جید جدا

۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

جید

۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔







ختم نبوت کا تحفظ ہو۔ اور یہ کہ مستقبل میں بھی کوئی مرتد اس قسم کا راستہ اختیار نہ کر سکتا ہو۔ اس مقصد کو اس وقت تک اصل معنوں میں نہیں پایا جا سکتا۔ جب تک صدارتی آرڈیننس کے مطابق قادیانیوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ دیکھا گیا ہے کہ قادیانی اب بھی سرے بازار زندانوں میں پھرنے ہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی بھی پچھیں بگاڑ سکتا۔ مسلمانوں کے ذہن میں اس کی چند ایک وجوہات ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قادیانی یعنی مکر رسول اس سلسلے میں اسرائیل اور باقی سیہونی طاقتوں کی امداد حاصل کر رہے ہیں۔ اور امداد حاصل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی سرکاری سطح پر مختلف ملکوں میں اعلیٰ عہدوں یا سفارت کاری حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اور اس طرح اپنے سرکاری عہدوں کو استعمال کر کے قادیانیت کو طاقتور کر کے پھیلانے اور اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

۲۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اندرون ملک بھی بدقسمتی سے دو قسم کے قادیانی حکومت پر چھائے ہوئے ہیں۔ ایک وہ قادیانی جو مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے خلاف اپنے مذموم عزائم میں سرگرم عمل ہیں۔ یہ کوئی چھپی بات نہیں ہے۔ یہ لوگ ایسے عہدوں پر فائز ہیں کہ اپنے عہدوں کے ذریعے قادیانیوں کو فوج، ایئر فورس، نیوی، سول سروسز، کارپوریشنیں اور باقی اداروں میں لاسے کی ہر وقت کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کی پالیسی کی وجہ سے حکومت کے کاموں میں ان کا بڑا عمل دخل ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ علماء حضرات اس فتنے کے خلاف مکمل جہاد کرنے کے لئے قادیانیوں کا بیرون ملک اور اندرون ملک قومی کاموں اور مذہبی کوششوں میں ان کے عمل دخل کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔ اور ایسے قادیانیوں کی تفصیلات آپ علماء حضرات اپنے ذرائع سے اکٹھی کر کے حکومت کو بھیجیں۔ تاکہ بروقت اسی فتنے کو نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے نقشے سے جلد از جلد مٹایا جاسکے۔

جناب! جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے کہ قادیانیوں کی سرکاری سطح پر عمل دخل کی ایک واضح مثال آپ کو صوبہ سرحد سے ملے گی کہ صوبہ سرحد کے محکمہ زرعی ترقیاتی ادارہ میں قادیانیوں کے ذریعے کروڑوں روپے کا غنیمت ہوا ہے۔ اور میں نے مسلمان اور اسلام کے ایک ادنیٰ غلام کی حیثیت سے حکومت سرحد کو سال ۱۹۸۱ء کو اس چوری اور خورد برد کی اطلاع دی جس پر صوبہ سرحد کے مجاہد گورنر نے ایک اعلیٰ سطح کی مارشل لاء ٹیم مقرر کی جس نے تقریباً ڈیڑھ سال تک مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کر کے اور گواہوں کے بیانات کے بعد زرعی ترقیاتی ادارے کے سربراہ مسٹر امجد بخش جو کہ پیدائشی مرتد اور قادیانی ہے، کے خلاف متعدد مقدمات درج کرنے کے لئے صوبہ سرحد کی اینٹی کرپشن یونٹ کو احکامات جاری کئے جس میں حکم دیا گیا کہ مارشل لاء ضابطہ 77/MLO/5 کے تحت مسٹر امجد بخش اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمات درج کر کے مارشل لاء عدالت کے حوالے کرے۔ جس میں ایک مقدمے کی آخری تاریخ مارشل لاء عدالت میں چلانے کے لئے ۳۱ مارچ ۱۹۸۳ء دی گئی تھی۔ اور اس سلسلے میں امجد بخش سابقہ مینجنگ ڈائریکٹر اور ان کے ساتھیوں کے خلاف کارروائی مکمل کی جا چکی تھی۔ اور صرف امجد بخش کی گرفتاری کے لئے پولیس چھاپے لگا رہی تھی کہ فوج کے ہیڈ کوارٹر (GHQ) راولپنڈی کے قادیانی جنرل کچھ قادیانیوں کے ذریعے صوبہ سرحد کی حکومت کو سفارش کی کہ امجد بخش جو کہ کروڑوں روپے کی غنیمت کر چکا ہے، کو گرفتار نہ کیا جائے۔ اور اسے ضمانت کا موقع دیا جائے۔ اور یہ کہ کیس مارشل لاء عدالت کی بجائے سول عدالت میں چلایا جائے۔ تاکہ کٹر قادیانی مسٹر امجد بخش کچھ میل ملاپ کر کے جرم کی سزا سے بچ سکیں۔ اور حکومت کے کروڑوں روپے جس کی چوری ثابت ہو چکی ہے قادیانیوں

کے فتنے کو پھیلانے کے لئے استعمال کیا جائے۔ اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً ملک کی اور صوبہ سرحد کی وہ ترائیں یعنی اخبار کٹنگ جن میں امجد بخش سابق مینجنگ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی ادارہ اور ان کے ساتھیوں جو سوائے امجد بخش کے جیل میں ہیں۔ کروڑوں روپے کی غنیمت کے انکشافات ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی آپ کے مطالعہ کے منسلک ہیں۔

جناب عالی! اس قسم کی اور مثالیں بھی ملک میں مل سکتی ہیں۔ مگر مسلمان متحد ہو کر اس کی چھان بین کریں۔

جناب عالی! گزارش ہے کہ ملک کے کروڑوں روپے غنیمت کرنے والا یعنی امجد بخش کے ساتھ حکومت وقت کیوں اتنی نرمی کر رہی ہے۔ کیونکہ اس کا محاسبہ نہیں کیا جاتا۔ اور یہ کہ ایسے لوگوں کو بدستور ملازمت پر رکھ کر کیوں حکومت کے خزانے سے بھاری تنخواہیں دی جا رہی ہیں۔

جناب عالی! میں خود علماء کرام کے ذریعے سے حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ قادیانیوں کے خلاف ایک چھان بین کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو اندرون ملک اور بیرون ملک مختلف ذرائع سے یہ جانچ لائے کہ قادیانی کون کون سی جگہ پر حکومت کے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور یہ کہ ان قادیانیوں کو فی الفور ان عہدوں سے ہٹا کر صحیح معنوں میں اسلام کی

خدمت کی جائے۔ یہاں میں ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مرتد قادیانی مبشر احمد بخش سابق مینجنگ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی ادارہ صوبہ سرحد کا محاسبہ کرنے میں سرحد کی حکومت بالکل غلط تھی اور اب بھی ہے مگر قادیانیوں کے اثر و رسوخ اور کلیدی عہدوں اور اونچی سطح پر ہونے کی وجہ سے حکومت وقت کو غلط نقشہ پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مبشر احمد بخش کے خلاف مقدمات مارشل لاء کی عدالت میں پیش نہ ہو سکیں۔ اور یہ کہ وہ اپنے جرم کی سزا سے بچ سکیں۔

جناب عالی! اسلام کی بقا اور مسلمانوں کی فلاح کا تقاضا یہ ہے کہ مبشر احمد بخش کے خلاف فوری کارروائی کر کے سرحد کی حکومت اس کا مقدمہ جلد مارشل لاء کی عدالتوں میں پیش کرے۔ تاکہ مجرموں کو فرار واقعی سزا مل سکے۔ اور ملازمتی قواعد کے تحت مبشر احمد بخش کو بھی ان کے باقی ساتھیوں کی طرح ملازمت سے معطل کیا جائے۔ اور ضابطے کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ کیونکہ ملازمت میں رہ کر وہ زرعی ترقیاتی ادارے میں مزید سازشیں کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ آج کل زراعت کے محکمہ میں سیکرٹری صاحب کے پاس بحیثیت OSD (افسر بکار خاص) کام کر رہا ہے۔ اور روزانہ مختلف اوقات زرعی ترقیاتی

ادارے کے صدر دفتر میں جا کر مقدمات کے ریکارڈ کو موجود علی کے ذریعے ضائع یا تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مبشر احمد بخش سابق مینجنگ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی ادارہ صوبہ سرحد سنٹر جیل پشاور میں ان ملازمین سے ملاقاتیں کرتا رہتا ہے۔ جنہوں نے مجسٹریٹ کے سامنے اپنے بیانات میں چوری کا الزام مبشر احمد پر لگایا ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے کروڑوں روپے کا غنیمت مبشر احمد بخش کے احکامات پر اس کو رقم دینے کے لئے کیا ہے۔ ان ملازمین کو اپنے بیانات سے مبشر احمد بخش منحرف کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جناب عالی! مندرجہ بالا گزارشات آپ کی خدمت میں دین کے ایک سپاہی اور ممتاز عالم دین ہونے کی وجہ سے آپ کی خدمت میں کی ہیں۔ برائے مہربانی اس ذہنی فریضہ کو پورا کرنے کے لئے آپ سے اتنا سہجہ کہ وقت ضائع کئے بغیر آپ اپنے دوست علماء کو اکٹھا کر کے ایک وفد کی شکل میں پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے فوری ملاقات کریں۔ اور انہیں ان حقائق اور مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ یہ نیک کام بھی آپ کی کوششوں سے مکمل ہو جائے۔ اور قادیانیوں کے خلاف بین الاقوامی اور ملک کی سطح پر مناسب کارروائی عمل (۲۶ مئی ۸۳ء)



# حضرت فضیل ابن عیاض

اسعد قادری

آپ کی ابتدائی زندگی نہایت بھیاں تک متقی۔ آپ ایک زبردست ڈاکٹر اور راہزن تھے۔ راہزنی اور ڈاکہ ڈالنے کے دھڑے سے حضرت فضیل کا بہت چرچا تھا لوگ شاہراہوں پر زیادہ تر قافلوں کی صورت میں گزرتے تھے تاکہ حضرت فضیلؒ کے ہاتھوں لٹ نہ جائیں۔ ایک دفعہ آپ ایک مکان کی دیوار پھلانگنا چاہتے تھے کہ کسی قاری کی آواز کانوں میں آئی جو کہ کلام پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ حضرت فضیل نے جب یہ آیت سنی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ (ترجمہ) کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی یاد میں جھک جائیں۔

یہ آیت مبارکہ سن کر حضرت فضیل کے دل کی دنیا بدل گئی۔ ان پُر اثر الفاظ نے ان کی جاہلانہ زندگی میں ایک ایسا غیر معمولی انقلاب برپا کر دیا کہ آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے گناہوں کی زندگی سے تائب ہو گئے۔ ابھی آپ توبہ ہی

کہ رہے تھے کہ ہمیں اس طرف سے نہیں جانا چاہئے کیونکہ یہاں یہاں پر فضیل کے ہاتھوں لٹ جانے کا ڈر ہے۔ جب حضرت فضیل نے یہ آواز سنی تو ان لوگوں کے پاس آئے جن کو حضرت فضیل سے خدشہ تھا اور ان سے فرمایا کہ فضیل نے خدا کے حضور میں سچے دل سے توبہ کر لی ہے اس لئے آپ بلا خوف خطر گزر جائیں اور فضیل میرا ہی نام ہے اور خدا نے میرے دل کی سیاہی کو نور ہدایت سے منور کر دیا۔ بعد میں یہی حضرت فضیل سرتاج اولیاء ہوئے ہیں کسی نے بیچ کہا ہے :-

بندہ آمد از برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی یہی وہ بزرگ ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پورے قطب بنے۔ یہ ہے کہ خدا کے کلام میں بڑا اثر ہے۔ اگر معنی سمجھ میں آ جائیں تو اور بھی زیادہ اثر پڑتا ہے۔ بس جب قرآن کی سمجھ آ گئی تو یہی سمجھ عمل کی محرک ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہدایت فرما دیتے ہیں۔ بس ہم کو چاہئے کہ

قرآن سمجھ کر پڑھا کریں اور گناہوں سے توبہ کیا کریں۔ پھر التماس خدا کی رحمت شامل حال ہو جائیگی کیونکہ خدا کو سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب اس کا بندہ گناہ سے توبہ کرنا ہے پھر خدا تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔ قرآن حکیم میں ہے :-

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ انسان توبہ کرنے کے بعد ایسا پاکیزہ ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ توبہ ایک صابنی ہے جس طرح صابنے لگانے سے کپڑے اچلے بکھر آتے ہیں۔ اس طرح توبہ کرنے سے انسان بے گناہ اور پاک صاف ہو جاتا ہے ہمیں بھی خدا کے حضور میں توبہ کرتے رہنا چاہئے۔

آمین یا اللہ العالیین

# عورتوں کے ضروری مسائل

وضو میں چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے!

وضو میں بعض باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جاتے یا ان میں کمی رہ جاتے تو وضو نہیں ہوتا۔ ایسی باتوں کو فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ثواب میں کمی ہو جاتی ہے اور ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ ایسی باتوں کو سنت کہتے ہیں۔ اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے گناہ نہیں ہوتا۔ ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں۔

**فرائض وضو چار ہیں :-**

- ۱۔ ایک مرتبہ سارا منہ دھونا
- ۲۔ ایک ایک دھونے سمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
- (۴) ایک مرتبہ دونوں پاؤں شگونوں سمیت دھونا۔ ان میں سے اگر ایک فرض بھی چھوٹ جائیگا یا کوئی جگہ بال برابر سوکھی رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۱:** پہلے گھٹوں تک ہاتھ دھونا اور بسم اللہ پڑھنا اور مکلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا۔ یہ سب باتیں سنت ہیں۔ ان کے علاوہ اور جو باتیں ہیں وہ سب مستحب ہیں۔

**مسئلہ ۲:** جب چاروں اعضاء جن کا دھونا فرض ہے دھل جائیں گے تو وضو ہو جائیگا۔ چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہاتے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا بارش برستے ہیں باہر کھڑی ہو جائے اور وضو میں دھلنے والے اعضاء بارش کے پانی سے دھل جائیں تو وضو ہو جائے گا مگر وضو کا ثواب نہ ملے گا۔

**مسئلہ ۳:** ایک عضو دھونے کے بعد دوسرا عضو دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سوکھ جائے بلکہ اس کے سوکھنے سے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالے۔ اگر پہلا عضو سوکھ گیا اور اس کے بعد دوسرا عضو دھویا تو وضو تو

ہو جائے گا مگر یہ بات خلاف سنت ہے۔

**مسئلہ ۴:** یہ بھی خلاف سنت ہے کہ اعضاء وضو دھونے کے بعد ان پر تر ہاتھ پھیرے تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

**مسئلہ ۵:** جب تک کوئی مجبوری نہ ہو وضو خود کرے، کسی اور سے پانی نہ ڈولائے اور وضو کرتے وقت کوئی دنیاوی بات چیت نہ کرے۔ بلکہ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھتی رہے وضو میں پانی حد سے زیادہ نہ بہاتے چاہے دریا کے کنارے پر بیٹھی وضو کر رہی ہو اور نہ پانی خرچ کرنے میں اتنی کمی کرے کہ اچھی طرح اعضاء دھو بھی نہ دھل سکیں۔ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھوتے، منہ دھوتے وقت پانی زور سے نہ مار نہ پھونک مار کر چھینٹیں اڑائے۔ منہ اور آنکھوں کو بہت زور سے بند نہ کرے۔ یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں اگر آنکھ یا منہ زور سے بند کیا اور پلکیں یا ہونٹ



# تعارف و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں دفتر میں ضرور بھیجئے

مدیر

نام کتاب: "حسین اور یزید"

مصنف: مولانا محمد یوسف لدھیانوی  
ہستم مدرسہ جامعہ اسلامیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

قیمت: قسم اول ۱۵ روپے قسم دوم ۱۲ روپے  
طے کا پتہ: مکتبہ قادریہ مدرسہ جامعہ

اسلامیہ محلہ محمد پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ  
مذکورہ بالا کتاب محمود احمد

عباسی کی کتاب خلافت معاویہ و  
یزید کے جواب میں لکھی گئی ہے۔

جس میں مولانا لدھیانوی صاحب  
نے عباسی نظریات کی دلائل کے

ساتھ اور جماعت اہلسنت و  
جماعت کی تحقیقات کی روشنی میں

انتہائی متانت و سنجیدگی سے تردید  
کی ہے اور ثبات کیا ہے۔ کہ

محمود احمد عباسی کی یہ ناموجود کوشش  
کسی حقیقت کا اظہار نہیں ہے

بلکہ عباسی اور فاطمی خاندانی حقیقت  
کا بدترین مظاہرہ ہے جس کا حقیقت

سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے  
نیز ثبات کیا ہے کہ عباسی نظریات

محمد الف اول حضرت عمر بن  
عبدالعزیزؓ اور مجدد الف ثانی

حضرت شیخ احمد سرہندیؒ اور  
علمائے محققین امت اور سلف

صالحین کے صریح خلاف ہیں اور ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ  
ثابت کیا ہے کہ جو عقیدہ و نظریہ

بھی جماعت اہل حق کے خلاف ہو  
وہ سراسر ضلال و گمراہی ہے۔

خواہ اس پر اثبات پر دلائل کا  
انبار لگا دیا جائے اور کتاب "حسین

اور یزید" اہلسنت و جماعت حضرات  
علمائے دیوبند کے عقائد و نظریات

کی پوری ترجمان ہے اور حجۃ الاسلام  
حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی

دارالعلوم دیوبند کی ایک بے نظیر  
تحقیق اس سلسلہ میں شامل کتاب ہے

اس کے علاوہ ایک اور تحقیقی بحث  
نے اس کتاب کو بہت اہم بنا دیا

ہے کہ فرق باطلہ کا نقطہ آغاز کیا  
ہے اور ان کے انسداد کی کیا

صورت ہے اور اسلام نے اس  
سلسلہ میں کیا راہنما اصول دئے ہیں

تاکہ امت مسلمہ افتراق و انتشار کا  
شکار نہ ہو سکے اور موجودہ افتراق و

انتشار اور فرقہ بندی ان اصولوں کی  
خلاف ورزی کے نتائج و ثمرات ہیں

کتاب ہر لحاظ سے مفید اور اس کا  
مطالعہ ہر خاص و عام کے لئے ضروری

تصنیف: الدین الخالص (پہلی قسط)

مصنف: ابو جابر عبداللہ داما نوئی  
قیمت: ۱۳/۵۰ روپے

طے کا پتہ: ابو جابر عبداللہ داما نوئی  
بلاک ۲۶ کراچی ۷۱، فاروق اعظم روڈ

کیماڑی، کراچی۔  
اس کتاب کے ص ۲ پر

ایک نوٹ دیا گیا ہے جسے یہاں  
من و عن نقل کرنا ضروری ہے۔

"اس کتاب کو تبلیغی مقاصد کے  
لئے شائع کیا گیا ہے۔ لہذا اگر

ادارہ یا کتب خانہ اسے بغرض  
تبلیغ قیامت یا مفت شائع کرنا

چاہے تو کر سکتا ہے اور اگر  
اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہی

تو ہم بھی زیادہ سے زیادہ تعداد  
میں چھپا کر مفت ہی تقسیم کریں گے

فی الحال اس کتاب کی قیمت بجاہت  
بجوری رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب صدقہ

جاریہ اور نجات اخروی کا بہترین  
توشعہ ہے لہذا اہل خیر حضرات سے

درخواست ہے کہ وہ اس کی اشاعت  
میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔"

مِن التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ  
الْمُتَطَهِّرِينَ۔ اے اللہ! کر دے۔

مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے  
اور کر دے مجھ کو گناہوں سے پاک

ہونے والے لوگوں میں سے۔  
مسئلہ: اگر مکروہ وقت

نہ ہو تو وضو سے فارغ ہونے  
کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔

اس نماز کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔  
حدیث شریف میں اس کا بڑا اجر و

ثواب بیان کیا گیا ہے جس کا مطلب  
یہ ہے کہ جو وضو کرنے کے بعد

دو رکعت اس خلوص کے ساتھ  
پڑھے کہ ان میں کوئی دوسرہ نہ آئے

تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ  
معاف فرما دے گا۔

مسئلہ: اگر ایک نماز کے  
لئے وضو کیا تھا کہ دوسری نماز

کا وقت آ گیا اور پہلا وضو ٹوٹا  
نہیں تو اس وضو سے نماز پڑھنا

جائز ہے اور اگر نیا وضو کرے  
تو بہت ثواب ہے۔

مسئلہ: ایک مرتبہ وضو  
کیا اور وہ ابھی ٹوٹا نہیں تو

جب تک اس وضو سے کوئی عبادت  
نہ کرے اس وقت تک دوسرا وضو

کرنا مکروہ اور منہج ہے۔  
مسئلہ: اگر غسل کرتے

وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اس  
وضو سے نماز پڑھنا چاہئے اس وضو

کے ٹوٹنے سے پہلے دوسرا وضو نہ

سوکھے رہ گئے یا آنکھ کے کونے  
میں پانی نہ پہنچا تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ: انگوٹھی، پچھلے  
چوڑی، انگلیں وغیرہ اگر اتنے ڈھیبلے

ہوں کہ بغیر ہلاتے ان کے نیچے  
پانی پہنچ جائے تب بھی ان کا ہلا

لینا مستحب ہے اور اگر اتنے تنگ  
ہوں کہ بغیر ہلاتے پانی نہ پہنچے گا

گمان ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح  
پانی پہنچانا ضروری اور واجب ہے

ناک کی نچھ کا بھی یہی حکم ہے  
اگر سوراخ ڈھیلا ہے اس وقت

تو ہلانا مستحب ہے اور تنگ ہے  
تو نچھ کو ہلا کر پانی سوراخ کے

اندر پہنچانا واجب ہے۔  
مسئلہ: اگر کسی کے

ناخن میں آٹا لگ کر ایسا سوکھ  
گیا کہ اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا

تو وضو نہیں ہوتا۔ جب یاد آئے  
تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال دے اور

اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز  
پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹاتے یہی

وہ نماز پڑھ لے۔  
مسئلہ: کسی کے ماتھے پر

افتان چھنی ہو اور اس کو پھیرٹے  
بغیر ادھر سے پانی بہا لے تو وضو

نہیں ہوگا۔ افتان چھڑا کر منہ  
دھونا چاہئے۔

مسئلہ: وضو سے فارغ  
ہو کر ایک مرتبہ سورہ اتانا از لہ

اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِي

کرے۔ البتہ اگر کم سے کم اس  
وضو سے دو رکعت ہی پڑھ چکی

ہو تو پھر دوسرا وضو کرنے میں  
کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔

مسئلہ: کسی کے ہاتھ پاؤں  
پھٹ گئے اور ان میں موم روغن

یا اور کوئی دوا بھری اور اس  
دوا کے نکلنے سے تکلیف ہوگی۔

ایسی حالت میں اگر اس کو نکالے  
بغیر ادھر ہی ادھر پانی بہا لیا تو

وضو ہو گیا۔  
مسئلہ: وضو کرتے وقت

ایڑی پر یا اور کسی جگہ پانی نہیں  
پہنچا اور وضو کرنے کے بعد معلوم

ہوا کہ فلاں جگہ خشک رہ گئی ہے  
تو اس جگہ پر پانی بہا لے فقط

ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں۔  
مسئلہ: ہاتھ پاؤں وغیرہ

میں کوئی پھوڑا ہے یا اور کوئی  
ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی

ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی  
نہ ڈالے بلکہ وضو کرتے وقت صرف

بھیسکا ہوا ہاتھ پھیرے اس کو مسح  
کہتے ہیں اور اگر ہاتھ پھیرنا بھی

نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیر  
اتنی جگہ چھوڑ دے۔

مسئلہ: اگر زخم پر پٹی  
بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر

مسح کرنے سے نقصان ہوتا ہو یا

پٹی کھولنے یا نہ کھولنے میں بڑی دقت

اور تکلف ہوتی ہو تو پٹی کے اوپر

(باقی اگلے صفحہ)



زیر نظر کتاب میں ڈاکٹر عثمان صاحب کے باطل اور مکروہ عقائد و نظریات کا تحقیقی جائزہ لے کر قرآن و حدیث کی روش سے بہترین انداز میں رد کیا گیا ہے۔

کہیں گے اور ان پر لعنت کریں گے (رواہ ترمذی مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۱) حضورؐ نے اسے قیامت کی علامت قرار دیا۔

ڈاکٹر عثمان کا فتنہ پوری امت اسلامیہ کے لئے ایک نیا فتنہ ہے۔ اس سے پیشتر کہ یہ فتنہ اپنے برگ و برسوارے اس کا صحیح اور ہر وقت اپریش ضروری ہے۔ بھائی ابو جابر عبد اللہ دامادی نے نہایت مناسب وقت پر صحیح قدم اٹھایا ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرے (آمین)

دامادی صاحب نے ڈاکٹر عثمانی کے باطل عقائد و نظریات کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ الدین الخالص پہلی قسط اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس میں قرآن و حدیث سے قبر کے عذاب اور راحت کو ثابت کر کے عثمانی صاحب کے نظریات کا پردہ چاک کر دیا ہے انشاء اللہ یہ کتاب متلاشیان حق و صداقت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ تمام مسلمانوں کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے اور غیر حضرات کو اس سلسلہ میں دل کھول کر مدد کرنی چاہئے تاکہ حق و صداقت کی آواز ہر کان تک پہنچ سکے۔ اللہ ہمیں سب کو اپنی

ترجمہ: اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا

مرضیات کا پابند بناتے اور دین مبین کی ترویج و اشاعت میں ہر ممکن تعاون کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

### بقیہ : احادیث الرسول

لئے کچھ کمی کر دی توفیق کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سامنے کے نیچے سایہ عطا فرمائیں گے کہ جس روز اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (ترمذی شریف)

### بقیہ : ایڈیٹر کی ڈاک

میں لائی جائے۔ اور یہ کہ قادیانی مبشر احمد سنگھ سابق میٹنگ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی ادارہ کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ مسلمان اور حکومت پاکستان اس قادیانی کی مزید سازشوں سے بچ سکیں۔ چونکہ میرا صدر پاکستان تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس لئے امید رکھتا ہوں کہ اگر آپ وفد کی شکل میں مجھے بھی ایک ادنیٰ غلام کی حیثیت سے شامل کروانا چاہتے ہیں۔ تو میں ہمہ مکمل دستاویزی ثبوتوں کے آپ کے ہمراہ اپنی زبانی صدر مملکت کو سب کچھ بتانے میں فخر محسوس کروں گا اور اسے اسلام کی راہ میں ایک جہاد فی سبیل اللہ سمجھوں گا۔

# طبی مشورے

براہ راست جواب کے خواہشمند حضرات  
جوابی لفاظ ضرور بھیجیں۔

مقیم آزاد پبلشرز شیرانوالہ سیٹ ۱۰۰

## ڈاکر

سے ۱۰ نو دس بیسے سے میرا معدہ خواب ہے۔ دو تین نفقے کھاتے ہی پیٹ میں ہوا جمع ہو کر چار پانچ گھنٹے تک شہدائے ڈاکریں آتی ہیں اور سانس لینے کے ساتھ پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سر بھی کرتا ہے۔ اور دل گھبرانے لگتا ہے۔ بہت دیسی اور انگریزی علاج کرایا۔ ایک ٹیڈی پیسہ شفا نہیں پایا۔ آپ بذریعہ خط فوراً کوئی علاج بتائیں۔

(محمد سلام ودانہ ولی خلیہ صلیہ کرک)  
ج : خاں صاحب! بذریعہ خط جواب کے لئے جوابی لفاظ بھیجنا ضروری ہے۔ آپ روزانہ صبح دوپہر شام کھانے کے بعد جوارش کوئی ۳ ماشہ، جوارش زرعی ۳ ماشہ کھایا کریں۔ مزید مشورے کے لئے جوابی لفاظ بھیجیں۔

## معدہ کے زخم

عرصہ دو سال سے بیمار ہوں ڈاکٹر دن سے بہت علاج کرایا،

ٹھیک نہیں ہوا۔ ۱۹۸۲ء میں مجھے یرقان ہوا۔ اب مجھے پیشاب کی بھی تکلیف ہے۔ چار ایکڑے ہوتے ہیں جو کے مطابق میرے معدہ میں زخم ہیں میرے ایک بزرگ دوست مری ہسپتال میں ڈسپنسر ہیں انہوں نے آپ کا پتہ دیا اور آپ سے مشورہ کرنے کو کہا ہے اس پیسے میری شادی بھی ہونے والی ہے۔ دل میں جلن رہتی ہے۔ گرمی بہت زیادہ ہے۔ اس وقت بھی یرقان کی شکایت ہے۔ میری عمر ۳۳ سال ہے اور جنرل ہسپتال میں کلرک ہوں۔ اگر لاہور آنا ہوا تو آپ سے ملاقات بھی کروں گا۔ براہ کرم مجھے مشورہ دیں یا دوائیں بھیج دیں میں پیسے روانہ کر دوں گا۔

(محمد ذوالفقار اکاڈنٹ کلرک جنرل ہسپتال راولپنڈی)  
ج : آپ کو سب سے پہلا مشورہ یہ ہے کہ شادی کم از کم چھ مہینے کے لئے ملتوی کر دیں اور اپنا باقاعدہ مستقل مزاجی سے علاج کرائیں۔ براہ راست جواب صرف

جوابی لفاظ موصول ہونے پر دیا جاتا ہے۔ آپ علاج کرانا چاہیں تو ایکڑے رپورٹیں وغیرہ ہمراہ لا کر خود تشریف لائیں۔ بندہ (جھرات کے سوا) ہر روز بارہ بجے دوپہر تا آٹھ بجے رات اپنے مطب واقع نوال محلہ اندرون شیرانوالہ دروازہ میں مل سکتا ہے۔

## بالوں کی سفیدی صابن کا بدل

س : خدام الدین کے کسی گزشتہ شمارے میں آپ نے سفید بالوں کو سیاہ کرنے کا نسخہ لکھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے صابن استعمال نہ کرنے کا مشورہ بھی دیا تھا۔ میں روزمرہ درزش کرتا ہوں اور روزانہ ہی نہاتا ہوں۔ مشورہ دیں کہ صابن کے بجائے کیا چیز استعمال کی جائے جس سے جسم کی میل کچیل صاف ہو جائے۔ کیا آپ کا نسخہ استعمال کرنے سے بال جڑے سیاہ ہو جائیں گے یا صرف اوپر سے سیاہ ہوں گے؟  
ظہیر احمد بابر، ملتان شہر  
ج : بالوں کی سفیدی دو (باقی ۱۸)